احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

روزنامہ ٹیلیفون نمبر 213029 C.P.L/29

الفضل

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

جمعہ 17 اکتوبر 2003ء 20 شعبان 1424 ہجری-17 اخاء 1382 ہش جلد 53-88 نمبر 237

زندگی کا لطف

حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ آنحضرت ﷺ مرض الموت میں کمزوری کی وجہ سے نماز نہ پڑھا سکتے تھے اس لئے آپؐ نے حضرت ابوبکر کو نماز پڑھانے کا حکم دیا لیکن آپؐ نے کچھ آرام محسوس کیا تو دو آدمیوں کا سہارا لے کر مسجد کی طرف چل پڑے۔ حضرت ابوبکرؓ آپ کو دیکھ کر پیچھے ہٹنے لگے مگر آپؐ نے اشارہ سے روک دیا۔ اور ابوبکرؓ کے پاس بیٹھ گئے۔ اور نماز پڑھانی شروع کر دی۔ ابوبکر آپؐ کی اقتداء کرتے تھے اور مقتدی ابوبکرؓ کی اتباع کرتے تھے۔

(صحیح بخاری کتاب الاذان باب حد المریض حدیث نمبر 624)

اخلاق عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب تحریر فرماتے ہیں۔

حضرت مسیح موعود کی زندگی ایک مجسم عبادت تھی کیونکہ آپ کا ہر قول و فعل خواہ وہ بظاہر اپنے نفس کے حقوق کی ادائیگی کے لئے تھا یا اپنے اہل و عیال اور رشتہ داروں اور دوستوں اور مہمانوں اور ہمسایوں کے آرام کی خاطر تھا یا کسی اور غرض سے تھا اس میں آپ کی نیت صرف رضائے الٰہی کی جستجو تھی مگر عبادت کے معروف مفہوم کے لحاظ سے بھی آپ کا پایہ نہایت بلند تھا۔ جوانی کی زندگی جو نفسانی لذات کے زور کا زمانہ ہوتی ہے وہ آپ نے ایسے رنگ میں گزاری کہ دیکھنے والوں میں آپ کا نام "مسیتڑ" مشہور ہو گیا تھا جو پنجابی زبان میں ایسے شخص کو کہتے ہیں جو اپنا بیشتر وقت .... بیٹھ کر عبادت الٰہی میں گزار دے۔ قرآن شریف کے مطالعہ میں آپ کو اس قدر شغف تھا کہ گویا وہ آپ کی زندگی کا واحد سہارا ہے جس کے بغیر جینا ممکن نہیں۔ اور قرآن شریف کی محبت کا یہ عالم تھا کہ ایک جگہ خدا کو مخاطب کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

دل میں یہی ہے ہر دم تیرا صحیفہ چوموں
قرآں کے گرد گھوموں کعبہ مرا یہی ہے

پنجگانہ نماز تو خیر فرض ہی ہے جس کے بغیر کوئی شخص جو .... کا دعویٰ رکھتا ہو نہیں رہ سکتا نفل نماز کے موقعوں کی بھی حضرت مسیح موعود کو اس طرح تلاش رہتی تھی جیسے ایک پیاسا انسان پانی کی تلاش کرتا ہے۔ تہجد کی نماز جو نصف شب کے بعد اٹھ کر ادا کی جاتی ہے اس کے متعلق حضرت مسیح موعود کا دستور تھا کہ باقاعدہ شروع وقت میں اٹھ کر ادا فرماتے تھے اور اگر کبھی زیادہ بیماری کی حالت میں بستر سے اٹھنے کی طاقت نہیں ہوتی تھی تو پھر بھی وقت پر جاگ کر بستر میں ہی اس مقدس عبادت کو بجا لاتے تھے۔

جوانی کے عالم میں ایک دفعہ مسلسل آٹھ نو ماہ تک روزے رکھے اور آہستہ آہستہ خوراک کو اس قدر کم کر دیا کہ دن رات میں چند تولہ سے زیادہ نہیں کھاتے تھے اور فرمایا کرتے تھے کہ مجھے خدا کے فضل سے اپنے نفس پر اس قدر قدرت حاصل ہے کہ اگر کبھی فاقہ کرنا پڑے تو قبل اس کے مجھے ذرا بھی اضطراب پیدا ہو ایک موٹا تازہ شخص اپنی جان کھو بیٹھے۔ بڑھاپے میں بھی جبکہ صحت کی خرابی اور عمر کے طبعی تقاضے اور کام کے بھاری بوجھ نے گویا جسمانی طاقتوں کو توڑ کر رکھ دیا تھا روزے کے ساتھ خاص محبت تھی اور بسا اوقات ایسا ہوتا تھا کہ سحری کھا کر روزہ رکھتے تھے اور دن کے دوران میں ضعف سے مغلوب ہو کر جبکہ قریباً غشی کی سی حالت ہونے لگتی تھی خدائی حکم کے ماتحت روزہ چھوڑ دیتے مگر جب دوسرا دن آتا تو پھر شوق عبادت میں روزہ رکھ لیتے۔

(سلسلہ احمدیہ ص 202)

دفتر اول کے مجاہدین اوران کے ورثاء متوجہ ہوں

✿ تحریک جدید کے ابتدائی دور میں مالی قربانی کرنے والوں کے مقام اور مرتبہ کو بیان کرتے ہوئے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے انہیں "سابقون الاولون" فرمایا ہے۔ اسی طرح حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کا ارشاد ہے۔

"جس کا چندہ جاری ہے وہ کس طرح مر سکتا ہے؟ اس لئے دفتر اول کی از سر نو ترتیب کرنی پڑے گی۔ میری خواہش ہے کہ یہ دفتر قیامت تک جاری رہے اور جو لوگ ایک دفعہ (۔) کی مثالی خدمت کر چکے ہیں ان کا نام قیامت تک نہ مٹنے پائے اور ان کی اولادیں ہمیشہ ان کی طرف سے چندے دیتی رہیں اور ایک بھی دن ایسا نہ آئے جب ہم یہ کہیں کہ اس دفتر کا ایک آدمی فوت ہو چکا ہے۔ خدا کے نزدیک بھی وہ زندہ رہیں اور قربانیوں کے لحاظ سے بھی اس دنیا میں بھی ان کی زندگی کی علامتیں ہمیں نظر آتی رہیں۔"

(الفضل 2 دسمبر 1982ء)

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کا یہ ارشاد دفتر اول کے مجاہدین اور ان کے ورثاء کو اس بات کی طرف متوجہ کر رہا ہے کہ اپنے بزرگوں کی قربانیوں کو قیامت تک زندہ رکھنا چاہئے۔ وکالت مال اول تحریک جدید پاکستان دفتر اول کے مجاہدین اور ان کے ورثاء سے درخواست کرتی ہے کہ وہ دفتر ہذا کو آگاہ کریں کہ آیا وہ یا ان کے ورثاء دفتر اول کا چندہ ادا کر رہے ہیں؟ اگر ادا کر رہے ہیں تو کس جماعت میں ادا کر رہے ہیں؟ اور اگر نہیں ادا کر رہے تو ان سے مذکورہ بالا ارشاد کی روشنی میں

باقی صفحہ 8 پر ☜

سیمینار AACP ربوہ

✿ ربوہ مجلس کا سیمینار مورخہ 21۔ اکتوبر 2003ء بروز منگل بمقام بالائی ہال دفتر مجلس انصار اللہ پاکستان بوقت 3 بجے سہ پہر منعقد ہوگا۔ اس میں کمپیوٹر ہارڈ ویئر پر لیکچر ہوگا۔ کمپیوٹر سے دلچسپی رکھنے والے مرد و خواتین اس میں شامل ہو سکتے ہیں۔ رابطہ کیلئے فون 214914

(صدر AACP ربوہ مجلس)

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کا بے نظیر صدق

حضرت مسیح موعود کا پر معارف ارشاد

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو صدیق کا خطاب دیا ہے' تو اللہ تعالیٰ ہی بہتر جانتا ہے۔ کہ آپ میں کیا کیا کمالات تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی فرمایا ہے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی فضیلت اس چیز کی وجہ سے ہے جو اس کے دل کے اندر ہے اور اگر غور سے دیکھا جائے تو حقیقت میں حضرت ابوبکر نے جو صدق دکھایا' اس کی نظیر ملنی مشکل ہے۔ اور سچ تو یہ ہے کہ ہر زمانہ میں جو شخص صدیق کے کمالات حاصل کرنے کی خواہش کرے اس کے لئے یہ ضروری ہے کہ ابوبکری خصلت اور فطرت کو اپنے اندر پیدا کرنے کے لئے جہاں تک ممکن ہو مجاہدہ کرے اور پھر حتی المقدور دعا سے کام لے۔ جب تک ابوبکری فطرت کا سایہ اپنے اوپر ڈال نہیں لیتا اور اسی رنگ میں رنگین نہیں ہو جاتا۔ صدیقی کمالات حاصل نہیں ہو سکتے۔

ابوبکری فطرت کیا ہے؟

ابوبکری فطرت کیا ہے؟ اس پر مفصل بحث اور کلام کا یہ موقع نہیں' کیونکہ اس کے تفصیلی بیان کے لئے بہت وقت درکار ہے۔ میں مختصراً ایک واقعہ بیان کر دیتا ہوں اور وہ یہ کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نبوت کا اظہار فرمایا۔ اس وقت حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ شام کی طرف سوداگری کرنے کے لئے گئے ہوئے تھے۔ جب واپس آئے' تو ابھی راستہ ہی میں تھے کہ ایک شخص آپ سے ملا۔ آپ نے اس سے مکہ کے حالات دریافت فرمائے اور پوچھا کہ کوئی تازہ خبر سناؤ۔ جیسا کہ قاعدہ کی بات ہے کہ جب انسان سفر سے واپس آتا ہے' تو راستہ میں اگر کوئی اہل وطن مل جائے' تو اس سے اپنے وطن کے حالات دریافت کرتا ہے۔ اس شخص نے جواب دیا کہ نئی بات یہ ہے کہ تیرے دوست محمدؐ نے پیغمبری کا دعویٰ کیا ہے۔ آپؓ نے یہ سنتے ہی فرمایا کہ اگر اس نے یہ دعویٰ کیا ہے' تو بلاشبہ وہ سچا ہے۔ اسی ایک واقعہ سے معلوم ہو سکتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر آپؓ کو کس قدر حسن ظن تھا۔ معجزے کی بھی ضرورت نہیں سمجھی اور حقیقت بھی یہی ہے کہ معجزہ وہ شخص مانگتا ہے جو مدعی کے حالات سے ناواقف ہو اور جہاں غیریت ہو اور مزید تسلی کی ضرورت ہو' لیکن جس شخص کو حالات سے پوری واقفیت ہو تو اسے معجزہ کی ضرورت ہی کیا ہے۔ الغرض حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ راستہ میں ہی آنحضرتؐ کا دعویٰ نبوت سن کر ایمان لے آئے۔ پھر جب مکہ میں پہنچے تو آں حضرتؐ کی خدمت مبارک میں حاضر ہو کر دریافت کیا کہ کیا آپؐ نے نبوت کا دعویٰ کیا ہے؟ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہاں یہ درست ہے۔ اس پر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ آپؐ گواہ رہیں کہ میں آپؐ کا پہلا مصدق ہوں۔ آپؓ کا ایسا کہنا محض قول ہی قول نہ تھا' بلکہ آپؓ نے اپنے افعال سے اسے ثابت کر دکھایا اور مرتے دم تک اسے نبھایا اور بعد مرنے کے بھی ساتھ نہ چھوڑا۔

(ملفوظات جلد اول ص 247)

دیوانہ بنا کے

اک ہجر میرے شہر کی آنکھوں میں بسا کے
وہ چھوڑ گیا ہے ہمیں دیوانہ بنا کے

راہ تکتی رہیں جس کی مرے شہر کی گلیاں
کس دیس سدھارا، کوئی ڈھونڈو اسے جا کے

آنکھوں میں ترا درد جو آ ٹھہرا ہے جاناں!
یہ ساتھ نہ لے جائے مرا ضبط بہا کے

کچھ بھی ہو، زباں پہ نہ ہو ناشکری کا کلمہ
سکھلا گیا وہ طور ہمیں صبر و رضا کے

دے دل بڑا مجھ کو کہ مرا غم بھی بڑا ہے
کم ہوتا نہیں درد فقط اشک بہا کے

تو رکھتا تھا جن زخموں پہ امید کا مرہم
وہ رسنے لگے ہیں کوئی کہہ دے اسے جا کے

گلشن میں محمدؐ کے بہاروں کا ہے دورہ
رخصت ہوا وہ اپنے سبھی عہد نبھا کے

منزل پہ پہنچنے کے لئے زاد سفر ہیں
وہ چھوڑ گیا پیچھے خزانے جو دعا کے

ہوتا رہے گا روح کی سیرابی کا ساماں
ممکن نہیں ٹل جائیں کبھی وعدے خدا کے

تہمینہ ثمین

پبلشر آغا سیف اللہ' پرنٹر قاضی منیر احمد' مطبع ضیاء الاسلام پریس مقام اشاعت دارالنصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت تین روپے پچاس پیسے

رفقاء حضرت مسیح موعود کی قبولیت دعا کے واقعات

عطاء الوحید باجوہ صاحب

حضرت خلیفۃ المسیح الاول

☆آپ تحریر فرماتے ہیں: میں نے کسی روایت کے ذریعہ سنا تھا کہ جب بیت اللہ نظر آئے تو اس وقت کوئی ایک دعا مانگ لو وہ ضرور ہی قبول ہو جاتی ہے۔ میں علوم کا اس وقت ماہر تو تھا ہی نہیں جو ضعیف و قوی روایتوں میں امتیاز کرتا۔ میں نے یہ دعا مانگی۔ ''الٰہی میں تو ہر وقت محتاج ہوں۔ اب میں کون کونسی دعا مانگوں۔ پس میں یہی دعا مانگتا ہوں کہ میں جب ضرورت کے وقت تجھ سے دعا مانگوں تو اس کو قبول کر لیا کر'' روایت کا حال تو محدثین نے کچھ ایسا ویسا ہی لکھا ہے مگر میرا تجربہ ہے کہ میری تو یہ دعا قبول ہی ہوگئی۔ بڑے بڑے نیچریوں۔ فلاسفروں۔ دہریوں سے مباحثہ کا اتفاق ہوا اور ہمیشہ دعا کے ذریعہ مجھ کو کامیابی حاصل ہوئی اور ایمان میں بڑی ترقی ہوتی گئی۔

(مرقاۃ الیقین صفحہ 111)

☆حضرت خلیفۃ المسیح الاول فرماتے ہیں:
دھرم پال نے جب ''ترک اسلام'' کتاب لکھی تو اس سے بہت پہلے مجھے ایک خواب نظر آیا تھا کہ اللہ تعالیٰ مولیٰ مجھ سے فرماتا ہے کہ ''اگر کوئی شخص قرآن شریف کی کوئی آیت تجھ سے پوچھے اور وہ تجھ کو نہ آتی ہو اور پوچھنے والا منکر قرآن ہو تو ہم خود تم کو اس آیت کے متعلق علم دیں گے۔'' جب دھرم پال کی کتاب آئی اور خداتعالیٰ نے مجھ کو اس کے جواب کی توفیق دی۔ حروف مقطعات کے متعلق اعتراض تک پہنچ کر ایک روز مغرب کی نماز میں دو سجدوں کے درمیان میں نے صرف اتنا ہی خیال کیا کہ مولا! یہ منکر قرآن تو ہے۔ گو میرے سامنے نہیں۔ یہ مقطعات پر سوال کرتا ہے۔ اسی وقت دو سجدوں کے درمیان قلیل عرصہ میں مجھ کو مقطعات کا وسیع علم دیا گیا۔ جس کا ایک کرشمہ میں نے رسالہ نورالدین میں مقطعات کے جواب میں لکھا ہے اور اس کو لکھ کر میں خود بھی حیران ہوگیا۔

(مرقاۃ الیقین صفحہ 173)

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی

حضرت قدرت اللہ سنوری صاحب تحریر فرماتے ہیں۔

ریاست پٹیالہ تحصیل سرہند میں ایک سکھ ذیلدار میرا سخت مخالف تھا۔ پہلے وہاں تحصیلدار اور افسر مال دونوں مسلمان تھے وہ تبدیل ہوکر سکھ افسر مال آ گیا۔ ذیلدار نے اس کو بہت بھڑکایا۔ اس افسر مال نے نمبردار کے ذریعہ مجھے پیغام بھجوایا کہ اس کو کہہ دو ملازمت ترک کر کے چلا جاوے، ورنہ اس کو سخت سزا دی جائے گی۔ میں نے نمبردار سے پوچھا۔ اس نے کیا لفظ کہے تھے؟ اس نے بتانے سے انکار کیا کہ اسی سے پوچھو۔ مجھے بیہودہ باتیں کرنے سے شرم آتی ہے۔ میں نے اصرار کیا آپ مجھے وہ لفظ بتائیں۔ اس نے کہا کہ اس (ایک گالی دیکر) کو کہہ دو کہ چلا جاوے۔ میں نے اس نمبردار کو کہا کہ آپ یہ یاد کر کے جاویں اور افسر مال صاحب سے کہہ دیں کہ قدرت اللہ نے عرض کیا ہے جس قدر رداؤ کرنے ہیں کرلو۔ میں یہاں ملازمت از خود ترک نہیں کروں گا۔ اور یہ جو آپ نے فرمایا ہے میں اس کا جواب کوئی نہیں دیتا کیونکہ آپ میرے آفیسر ہیں۔ ہاں اگر میرا خدا چاہے تو وہ خود جواب دے سکتا ہے۔

ظہر کا وقت تھا میں نے نماز ادا کی اور اس میں دعا کی۔ دعا کرنے کے بعد حضرت مصلح موعود کے نام ایک خط لکھا اور یہ سارا واقعہ تحریر کیا اور یہ خط ایک زمیندار کے ہاتھ میں دے کر اس کو اپنے گھوڑے پر سوار کر کے قریباً پندرہ میل کے فاصلے پر اپنے خسر چوہدری کریم بخش صاحب کے پاس بھجوایا اور ان کو خط لکھ دیا کہ آپ آج ہی آدھی رات کی ریل گاڑی سے سوار ہو کر میرا خط لے کر بٹالہ جائیں اور بٹالہ سے قادیان پہنچ کر میرا خط حضور کی خدمت میں پیش کر دیں اور اس خط میں میں نے یہ سارا واقعہ حضور کی خدمت میں لکھ دیا کہ مجھ کو ایسا کہا ہے۔ وہ خط چوہدری صاحب کے پاس پہنچا۔ وہ اسی رات ریل پر پہنچ گئے۔ جب وہ بیت مبارک میں داخل ہوئے اس وقت تکبیر ہو رہی تھی۔ چوہدری صاحب نے نہایت سرعت کے ساتھ بڑھ کر نماز شروع ہونے سے پہلے میرا خط حضور کی خدمت میں دے دیا۔ حضور نے نیت باندھنے سے پہلے ہی وہ خط پڑھ لیا۔ اور پچھلی طرف مڑ کر چوہدری صاحب سے مخاطب ہوکر فرمایا ان کو لکھ دو میں نے دعا کر دی۔ چنانچہ اس خط کا جواب مجھے اس وجہ سے دیر سے ملا کہ میری رہائش دیہات میں تھی وہاں ہفتہ وار ڈاک جاتی تھی۔ مگر دعا والے دن کی شام کو ہی افسر مال صاحب دورے پر چلے گئے وہاں جاتے ہی رات کو ہیضہ ہوگیا۔ قے دستوں میں بھرے ہوئے تحصیل میں لائے گئے۔ وہاں سے رتھ میں پٹیالہ کو روانہ ہوئے۔ جب میرے حلقہ کی حد میں آئے فوت ہو گئے۔ (تجلی قدرت صفحہ 44`45)

حضرت نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ

مکرمہ ناصرہ رشیدالدین صاحبہ تحریر فرماتی ہیں کہ:
حضرت سیدہ بیگم صاحبہ کو میرے بچوں سے بھی بہت پیار تھا۔ عزیزی زہرہ کے نکاح کے بعد رخصتانہ میں جب کچھ تاخیر ہوئی تو آپ کی خدمت میں دعا کی درخواست کی کہ اللہ تعالیٰ جلد اس کے میاں کے باہر آنے کے سامان پیدا فرمائے۔ چنانچہ ایک دفعہ فرمانے لگیں کہ میں نے خواب میں دیکھا ہے کہ تم ایک دوپٹہ کو گوٹہ لگا رہی ہو۔ اب تم تسلی رکھو کہ یہ کام جلد سر انجام پا جائے گا۔ بعد میں آپ کی یہ مبارک خواب جلد پوری ہو گئی۔ اور زہرہ کی شادی کا فرض بخیر و خوبی سرانجام پایا۔ رخصتی کے وقت عزیزہ کو آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر پیار اور دعائیں لینے کی توفیق ملی اس موقع پر آپ نے میرے داماد کو تحفہ بھی دیا۔

(دخت کرام ص372)

حضرت ام ناصر صاحبہ

امۃ القیوم بیگم صاحبہ بیان کرتی ہیں کہ: آپ مستجاب الدعوات تھیں۔ جتنی دفعہ دعا کرتیں وہ اسی وقت قبول ہو جاتی۔ چنانچہ ربوہ میں گرمیوں کا ایک واقعہ ہے اس وقت گرمی شدت کی تھی۔ ہوا کا نام و نشان نہ تھا۔ آپ عصر کی نماز پڑھ رہی تھیں۔ جب آپ ختم کر چکیں تو ہوا چلنی شروع ہوگئی۔ خاکسارہ پاس ہی تھی فرمانے لگیں۔ سبحان اللہ میں نے ابھی اللہ میاں سے دعا کی تھی کہ الٰہی بڑی سخت گرمی ہے۔ تو ہوا بھیج دے۔ سو اس نے فضل کر دیا۔ اس وقت اگر میں کوئی اور دعا کرتی تو وہ بھی قبول ہو جاتی۔ اور آپ پھر خدا کے شکر اور تسبیح و تحمید میں مصروف ہوگئیں۔''

(سیرۃ ام ناصر ص41)

حضرت چوہدری ظفر اللہ خان صاحب

☆ایک صاحب تحریر کرتے ہیں کہ حضرت چوہدری صاحب اپنی قبولیت دعا کے واقعات بھی سنایا کرتے تھے۔ ایک اہم دعا جس کی قبولیت کا آپ نے مجھ سے بھی ذکر کیا یوں ہے۔ فرمایا کہ جب میں اقوام متحدہ کے سترھویں سیشن کا صدر منتخب ہوا تو میرے دل میں اس بات پر تشویش پیدا ہوئی کہ میں نے تو اسمبلی کے قواعد و ضوابط کا مطالعہ بھی نہیں کیا۔ جبکہ افغانستان کے سفیر متعینہ اقوام متحدہ دن میں کئی کئی بار پوائنٹ آف آرڈر اٹھانے میں مشہور تھے۔ اور بار بار صدر کو قواعد کی طرف متوجہ کر کے ان کو آگے نہیں چلنے دیتے تھے۔ حضرت چوہدری صاحب نے فرمایا میں نے بڑی تضرع سے اپنے مولیٰ سے دعا کی خدایا ایسے معاملات میں اپنی قدرت کا جلوہ دکھا کر میری مدد فرما۔ حضرت چوہدری صاحب بعد میں بہت جذباتی انداز میں فرمایا کرتے تھے کہ میرے مولیٰ نے میری تضرعات کو یوں شرف قبولیت بخشا کہ میری صدارت کے دوران ایک سال کے عرصہ میں ایک بھی پوائنٹ آف آرڈر نہیں اٹھایا گیا اور یوں یہ سیشن اس لحاظ سے بھی ایک تاریخی حیثیت اختیار کر گیا۔

(چند یادیں ص51`52)

☆یارک شائر سے لندن واپسی کے سفر پر میں گاڑی چلا رہا تھا۔ حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب میرے ساتھ اگلی سیٹ پر تشریف فرما تھے۔ چوہدری صاحب کی عادت تھی کہ ڈرائیور کو کار چلانے کے سلسلہ میں نہ تو کوئی مشورہ دیتے اور نہ ہی ٹوکتے۔ ایک کار میرے آگے جا رہی تھی۔ میں نے تین چار مرتبہ اس سے آگے بڑھنے کی کوشش کی لیکن جونہی میں اس کار سے آگے نکلنے کے لئے اپنی کار کی رفتار تیز کرتا، اس کار کا ڈرائیور بھی اپنی رفتار تیز کر کے مجھے آگے نکلنے سے روک دیتا۔ یہ سلسلہ کچھ دیر جاری رہا۔ حتیٰ کہ وہ کار ایک طرف مڑ گئی۔ میں نے محسوس کیا کہ جب تک وہ کار نظروں سے اوجھل نہ ہو گئی حضرت چوہدری صاحب کی نظریں مسلسل اس کا تعاقب کرتی رہیں۔ حضرت چوہدری صاحب کے انداز میں کوئی ایسی بات تھی جس نے مجھے متوجہ کر دیا کہ چوہدری صاحب ضرور کوئی بات ارشاد فرمائیں گے چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ چوہدری صاحب فرمانے لگے امام صاحب جب تک آپ اس کار سے آگے نکلنے کی کوشش کرتے رہے۔ میں یہ دعا کرتا رہا کہ آپ اس سے آگے نہ نکل سکیں۔ میں اس بات پر حیران ہوا کہ یہ کیسی دعا تھی؟...... حضرت چوہدری صاحب بولے۔ اگلی کار کی نمبر پلیٹ

پر جو نمبر درج تھا اس میں ALH کے لفظ نمایاں تھے۔ مجھے یوں محسوس ہوا جیسے یہ الفاظ اللہ (Allah) کا مخفف ہیں۔ میرے دل نے گوارہ نہ کیا کہ ایسی کار .... سے آگے نکل جائیں۔

ہیں تری پیاری نگاہیں دلبرا اک تیغ تیز
جس سے کٹ جاتا ہے سب جھگڑا غم اغیار کا

(چندیادیں صفحہ 18)

حضرت ڈاکٹر حشمت اللہ خاں صاحب

آپ اپنا ایک لطیفہ اکثر سناتے تھے۔ کہ جب ہم چھوٹے ہوتے تھے تو کرکٹ کھیلنے کا شوق تو بہت تھا لیکن ایسا اس کا سامان نہیں ملتا تھا۔ ہم نے درخت کی ٹہنیاں توڑ کر بیٹ اور وکٹس بنالیں۔ گیند کے لئے کپڑا گول مول کر کے گیند بنالیا۔ اور جس سے ہم کرکٹ کھیلا کرتے تھے۔ کہنے لگے جس جگہ ہم کھیلتے تھے۔ وہاں سے کوئی پانچ میل دور ریاست پٹیالہ کا راجہ کرکٹ کھیلا کرتا تھا۔ اس کا ایک نوکر تھا جو کھیلنے کے لئے میدان بناتا تھا۔ اس کے لڑکے نے ایک دن ہمیں کہا کہ تم لوگ راجہ کے ساتھ میچ کھیلو۔ ہم لوگ مان گئے۔ اور اپنی چیزیں سمیٹ کر پانچ میل دور چلے گئے۔ وہاں پہنچے تو معلوم ہوا کہ راجہ آج نہیں کھیلے گا۔ یہاں تک تو لطیفہ کہا ہے لیکن آگے بیان کرتے ہیں۔ کہ میں نے اس وقت دعا کی کہ ”اے خدا تو مجھے راجہ جتنی عزت عطا کرنا“

خدا کی قدرت جب آپ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے ساتھ 1924ء میں لندن گئے تو ایک ہوٹل میں جس پر آپ کھانا کھا رہے تھے اس کے ساتھ والی میز پر وہی راجہ کھانا کھا رہا تھا۔ بچپن کی مانگی ہوئی دعا کی قبولیت کا یہ بھی ایک پہلو ہے۔

(ایاز محمود جلد سوئم ص 52)

حضرت چوہدری غلام محمد خاں صاحب

فرماتے ہیں۔ ایک دن سید محمد یسٰین نائب تحصیل دار موضع قادر پور برائے تصدیق آئے ہوئے تھے۔ اردگرد کے لوگ بھی آئے ہوئے تھے۔ کوئی پانچ چھ سو آدمی ہوں گے۔ عصر کا وقت ہوا تو میں مجلس سے اٹھ کر نماز کے لئے بیت الذکر میں گیا۔ وہاں کوئی نمازی موجود نہ تھا۔ میں نے وضو کر کے نماز پڑھنا شروع کر دی۔ عجب وقت تھا۔ طبیعت میں رقت تھی دل توبہ کے لئے پگھلا ہوا تھا دل سے توبہ نکلی اسی وقت منظوری کی اطلاع آئی بخدا میں اس وقت دنیا میں نہ تھا کسی اور جگہ دربار الٰہی میں موجود تھا۔ مگر قبولیت دعا کی اطلاع ساری دنیا کی دولت سے بڑھ کر تھی میرے چہرے پر اس وقت رونق ہوگئی کہ میں پہلے کچھ اور تھا ایک منٹ میں کچھ اور ہوگیا۔ جب میں مجلس میں واپس آ رہا تھا تو سب لوگوں کی نگاہیں اٹھیں۔ ایک دوسرے سے کہہ رہے تھے کہ یہ ابھی گئے تھے۔ اتنی دیر میں کیا بن گیا۔ یہاں تک کہ نائب تحصیلدار کو بھی بتایا گیا کہ دیکھو جی غلام محمد خاں کیا بن گئے ہیں۔ چہرے پر کس قدر بشاشت اور خوشی ہے۔ میں اس لذت اور سرور کو بیان نہیں کر سکتا۔ اوروں کو مجھ سے پوچھنے کی جرأت نہ ہوئی۔ لیکن میرے وہاں پہنچنے پر سب لوگوں نے نائب تحصیل دار کو آمادہ کیا کہ وہ پوچھیں کہ کیا بات ہے؟ میرے ساتھ نائب تحصیل دار صاحب کا دوستانہ تھا۔ وہ بڑی خوشی سے میری طرف دیکھ رہے تھے۔ قسم دے کر مجھ سے پوچھا کہ بھائی سچ سچ بتا دو کہ تم کو بیت الذکر میں کیا ملا۔ اگر بتا دو گے تو میں ذمہ لیتا ہوں کہ کوئی آدمی آپ سے کچھ نہ لے گا۔ میں نے کہا جو کچھ مجھے ملا ہے۔ خداوند کریم ہر ایک کو نصیب کرے۔ بتایا کہ میں نے اپنے گناہوں سے توبہ کر لی ہے۔ اس مالک ذوالجلال نے میری التجا سن کر توبہ قبول فرمالی۔ اور مجھے اس کی اطلاع بھی کر دی۔ میں دربار الٰہی سے اپنے گناہوں کی معافی کی اطلاع پا کر ابھی ابھی آ رہا ہوں۔ یہ ہے میری شکل و صورت کی تبدیلی کی وجہ۔ بخدا میں پہلے جو کچھ تھا اس وقت کے بعد وہ نہیں ہوں۔ نہ صرف یہ کہ میرے دل کی کیفیت بدلی ہے بلکہ جسمانی رنگت میں بھی ایسی تبدیلی آئی کہ کرنال سے آنے والے دوست بھی تعجب سے مجھے دیکھتے اور پوچھتے بھائی کیا بات ہے۔

(حضرت چوہدری غلام محمد خاں گرداور قانونگو صفحہ 23)

حضرت خیر دین صاحب

حضرت خیر دین صاحب ولد مستقیم صاحب تحریر فرماتے ہیں:

میں نے ایک دفعہ دعا کی۔ کہ اللہ تعالیٰ تیرا قرب پانے کے لئے کون سا طریق اچھا ہے؟ تو خاکسار کو اللہ تعالیٰ نے یہ جواب دیا۔ کہ ہمارا قرب حاصل کرنے کے دو طریق ہیں۔ یا چندہ دو یا دعوت الی اللہ کرو۔ یہ دو طریق ہم کو پسند ہیں۔ تو میں نے عرض کی۔ کہ اے اللہ تعالیٰ میں تو اتنا پڑھا ہوا نہیں۔ میں دعوت الی اللہ کس طرح کروں؟ اللہ تعالیٰ نے پھر جواب دیا اور فرمایا۔ کہ قرآن شریف تو تم کو ہم نے پڑھا دیا ہے۔ کیونکہ جب میں اپنے گاؤں میں تھا۔ تو اس وقت مجھے جناب حضرت مسیح موعود خواب میں ملے تھے۔ اور فرمایا تھا، کہ تم قادیان آ جاؤ۔ ہم تمہیں قرآن شریف پڑھا دیں گے۔ اب دیکھئے۔ کہ وعدہ تو مسیح موعود نے کیا۔ مگر جواب خدا تعالیٰ نے دیا۔ کہ ہم نے تجھے قرآن شریف پڑھا دیا ہے۔ سو خاکسار دیکھ رہا ہے کہ اپنی قابلیت کے مطابق اب خدا تعالیٰ کے فضل سے جو قرآن شریف پڑھنا چاہے اسے پڑھا سکتا ہوں۔ چنانچہ آج کل مہمان خانہ میں صبح کے وقت گھنٹہ ڈیڑھ گھنٹہ قرآن شریف ترجمہ کے ساتھ پڑھاتا ہوں۔ جب خدا تعالیٰ نے یہ کہا تھا۔ کہ ہم نے تجھے قرآن شریف پڑھا دیا تو ساتھ یہ بھی فرمایا تھا کہ تم نے عاد و ثمود کے قصے قرآن شریف میں نہیں پڑھے۔ ایک رکوع پڑھا۔ اور لوگوں کو سنا دیا کہ نبیوں کی نافرمانی کرنے والوں کا کیا حال ہوتا ہے۔ اسی طرح .... جناب الٰہی نے یہ فرمایا۔ کہ تم گھی بہت کھایا کرو۔ تو میں نے عرض کیا۔ گھی کھانے سے کیا مراد ہے۔ تو جناب الٰہی نے تیسرے دن جواب دیا۔ کہ گھی کھانے سے ہماری مراد بہت دعا کرنا ہے۔ یہ فقرے پنجابی زبان میں عنایت فرمائے۔ کہ ”جس گھر میں دعا ہوتی ہے۔ وہ گھر موجوں میں رہتا ہے“ پھر یہ بھی آواز سنی۔ کہ ”جس کے ساتھ خدا بولتا نہیں وہ (احمدی) نہیں ہے۔ کیا میرے جیسا آدمی یہ دعویٰ کر سکتا ہے کہ یہ میری طاقت سے ہے۔ بلکہ صاف معلوم ہو جائے گا۔ کہ یہ نور نبوت سے ہے۔ چنانچہ میں حضرت اقدس کا ہی فقرہ دہرا دیتا ہوں۔ فرماتے ہیں:

میں وہ پانی ہوں کہ آیا آسماں سے وقت پر
میں وہ ہوں نور خدا جس سے ہوا دن آشکار

(رجسٹر روایات نمبر 7 صفحہ 155)

حضرت حافظ محمد حسین صاحب

حضرت حافظ محمد حسین صاحب تحریر فرماتے ہیں: بہت عرصہ کی بات ہے کہ رات سوتے ہوئے میں رات تہجد کے لئے اٹھا اور بیت میں چلا گیا۔ اکیلا ہی تھا نفل پڑھنے کے بعد یکدم خیال آیا کہ کس طرح ہو سکتا ہے کہ تم خدا کے دوست بن جاؤ۔ خصوصاً آج کل اور پھر میرے جیسوں سے یہ بات؟ مولا کریم میرے تو کسی دل کے گوشے میں سا بھی نہیں سکتی۔ مدت تک آنسو جاری رہے اور بار بار یہی خیال کرتا اور حیران ہوتا تھا کہ مولا کریم کا نور انور آیا اور اس نے خاکسار کو اپنی گود میں لے کر پیار فرمایا تھوڑی دیر کے بعد حالت بدل گئی اور اطمینان قلب بفضل الٰہی آج تک بھی بدستور ہے مولا کریم وہ نعمت عظمٰی بار بار بلکہ ہمیشہ نصیب فرمائے۔ (حافظ محمد حسین صفحہ 24)

حضرت مولانا شیر علی صاحب

☆ آپ کے صاحبزادے آپ کی قبولیت دعا کا ایک دلچسپ واقعہ سپرد قلم کرتے ہیں:

1922ء کا واقعہ ہے کہ ایک دفعہ ہماری بھینسیں چوری ہو گئیں۔ ابا جی کے آبائی وطن کا ایک آدمی سراج دین ہمارے گھر میں مقیم تھا وہ کھوجی تھا۔ اس نے بھائی عبدالرحیم کے ساتھ مل کر کھوج لگایا۔ چونکہ ان دنوں قادیان میں تھانہ نہیں تھا۔ اس لئے حضرت صاحب کے حکم سے لوگوں نے دوکانیں اور سکول وغیرہ بند کر کے ان دو گاؤں کو گھیرے میں لے لیا۔ اس دن کسی خاتون نے کوئی چیز بازار سے منگوانی تھی۔ تو اسے معلوم ہوا کہ دوکانیں اس وجہ سے بند ہیں۔ تو کہنے لگیں مولوی شیر علی فرشتہ ہیں۔ تو پھر فرشتے ان کی بھینسیں واپس کر جائیں نا۔ اس سے اگلی رات بھی لوگ وہاں پہرہ دیتے رہے۔ اور ابا جی تمام رات نماز پڑھتے رہے کہ میرے عزیز میری وجہ سے باہر سردی میں پھر رہے ہیں۔ میں کس طرح لیٹ جاؤں اور میں دعا کروں گا کہ خدا انہیں ہر شر سے محفوظ رکھے۔ چنانچہ اسی رات چور بھینسیں واپس چھوڑ گئے۔ بھائی محمود احمد صاحب حال سرگودھا اس وقت صبح کی نماز کے لئے بیت الذکر جا رہے تھے۔ انہوں نے بھینسوں کو دیکھا کہ ہمارے مکان کے باہر پھر رہی ہیں تو اطلاع دی۔ اور پھر صبح اطلاع بھیجی اور ان لوگوں کو بھی واپس بلا لیا۔ جو گاؤں کا گھیرا ڈالے ہوئے تھے۔ اس طرح ابا جی کی بھینسیں فرشتے ہی واپس پہنچا گئے۔

(سیرت حضرت مولانا شیر علی صاحب ص 283)

☆ مکرم حکیم عبداللہ صاحب تحریر کرتے ہیں:

مجھ پر ایک دفعہ شدید مالی تنگی کا دور آیا۔ میں نے حضرت مولوی شیر علی صاحب کی خدمت میں دعا کی درخواست کی۔ تا اللہ تعالیٰ میری موجودہ اقتصادی بدحالی کو دور فرما کر اپنے فضل سے کشائش کے سامان پیدا کر دے۔ حضرت مولوی صاحب نے فرمایا۔ قبولیت دعا کا مجرب طریق یہ ہے کہ آپ میرے لئے دعا کریں۔ میں آپ کے لئے دعا کروں گا۔ یہ کہہ کر آپ مجھے ایک ہوٹل پر لے گئے۔ اور فرمایا آپ یہاں سے سالن اور روٹی میں سے کوئی چیز خریدیں۔ چنانچہ میں نے وہاں سے دو روٹیاں خریدیں۔ اور آپ نے سالن۔ روٹیاں آپ نے خود پکڑ لیں اور سالن مجھے دے دیا۔ بریتی چھلہ کے قریب ایک معذور بڈھا بیٹھا کرتا تھا۔ آپ اس کو روٹیاں دے کر فرمانے لگے یہ حکیم صاحب کی طرف سے ہیں۔ میں نے فوراً اس کی طرف سالن بڑھا کر کہا یہ مولوی صاحب کی طرف سے ہے۔

اس کے بعد حضرت مولوی صاحب مجھے فرمانے لگے دعا سے قبل صدقہ و خیرات کرنا دعا کی قبولیت کے امکانات کو زیادہ قوی کر دیتا ہے۔ حکیم صاحب کہتے ہیں کہ اس شب جب میں دعا کے لئے کھڑا ہوا تو مجھے خوب توجہ اور انہماک سے دعا کی توفیق ملی۔ اور ایسے ایسے بزرگوں کے لئے دعا کی جن کے متعلق دعا کا مجھے کبھی خیال تک نہ آیا تھا۔ اس طرح انابت الی اللہ اور تضرع سے جلد ہی میرے حالات بدلنے شروع ہو گئے اور خدا تعالیٰ نے مجھے اس مالی بحران سے نجات دے دی۔

(سیرت حضرت مولانا شیر علی صاحب صفحہ 248)

☆ حضرت مولانا شیر علی صاحب کی صاحبزادی مکرمہ امۃ الرحمٰن صاحبہ تحریر فرماتی ہیں کہ حضرت ابا جی ایک دفعہ والدہ صاحبہ سے ذکر کر رہے تھے کہ جب بچے کی ولادت پر دیر تک اس بات کی خبر نہ ہو سکی کہ آیا ہونے والا بچہ لڑکا ہے یا لڑکی تو میں بغیر کسی قسم کے تردد کے خدا تعالیٰ کے حضور دعاؤں میں لگ گیا۔ تا دعا کا موقعہ ہاتھ سے نہ جانے پائے۔ تب میں نے ملی جلی دعائیں کی۔ وہ دعائیں بھی کیں۔ جو ایک بیٹی کے لئے ہونی چاہئیں۔ اب میں غور کرتا ہوں کہ آیا میری دعائیں جو اس بچہ سے متعلق تھیں پوری ہوئیں؟ تو میرا

باقی صفحہ 6 پر

قسط چہارم آخر

ملکہ نے کہا: جب بادشاہ کسی بستی میں داخل ہوتے ہیں تو اس میں فساد برپا کر دیتے ہیں اور اس کے باشندوں میں سے معزز لوگوں کو ذلیل کر دیتے ہیں (سورۃ النمل 39)

قرآن کریم کی ابدی صداقت کی گواہی مشہور جنگوں کے تناظر میں

گزشتہ دو صدیوں میں مفتوح اقوام کے ساتھ ظالمانہ معاہدوں اور سمجھوتوں کا جائزہ

عراق سے سلوک

2 اگست 1990ء کو تمام بین الاقوامی قواعد و ضوابط کو بالائے طاق رکھتے ہوئے عراق نے کویت پر حملہ کر کے اس پر قبضہ کر لیا۔ 16 جنوری 1991ء کی درمیانی شب امریکہ، برطانیہ اور فرانس کی سربراہی میں 30 اتحادی ممالک کی افواج نے عراق کے خلاف کارروائی کا آغاز کیا، جس میں اتحادیوں کو متوقع فتح حاصل ہوئی۔ 28 فروری 1991ء کو خلیج کی جنگ کا خاتمہ ہوا۔

اس کے بعد عراق سے امریکہ کا باقاعدہ شرائط پر مبنی کوئی امن معاہدہ نہیں ہوا بلکہ اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل کی 2 مارچ 1991ء کی قرارداد نمبر 686، جو سلامتی کونسل کے 2978ویں اجلاس میں پیش کی گئی تھی۔ کے مطابق عراق سے سلوک کرنے کا فیصلہ کیا گیا۔ اس قرارداد کو عراق نے قبول کیا تھا قرارداد میں کہا گیا تھا:

(الف) عراق اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل کی تمام قراردادوں پر عمل درآمد کا پابند ہے۔

(ب) عراق جنگ کی ذمے داری قبول کرتا ہے۔ کویت کے نقصانات اور دیگر تمام قریبی عرب ریاستوں کے نقصانات کا ذمے دار ہے۔

(ج) عراق کویت کو جلد از جلد اس کے نقصانات کا معاوضہ دینے کا پابند ہے۔

(د) جنیوا کنونشن III کے تحت عراق کو تمام جنگی قیدی واپس کرنے ہوں گے۔

(ہ) عراق کو کویت میں قبضے کے دوران تعمیر کی گئی دفاعی تنصیبات اور بارودی سرنگوں کے بارے میں معلومات فراہم کرنی ہوں گی۔

بظاہر یہ تمام شرائط ناگوار یا ناقابل عمل نہیں تھیں، لیکن اس کی پہلی شرط یعنی عراق سلامتی کونسل کی تمام قراردادوں کا پابند ہوگا، ایسا مبہم فیصلہ تھا، جسے استعمال کرتے ہوئے امریکہ اور اس کے حواری عراق پر سخت سے سخت پابندیاں عائد کرنے پر تلے رہے۔ چنانچہ سلامتی کونسل کی قراردادوں کی آڑ میں عرصہ دراز سے تیل برائے خوراک کی پالیسی کے تحت عراق کا تیل اونے پونے داموں عالمی منڈی میں فروخت کیا جا رہا ہے۔ (اس سلسلے میں اجلاس تو ویانا میں ہوتے ہیں مگر ارباب اختیار اور اعلیٰ عہدے داروں کی ڈوریں واشنگٹن سے ہلائی جاتی ہیں) اقوام متحدہ کی جانب سے ہتھیاروں کی روک تھام اور معائنہ کے نام پر امریکی اور اسرائیلی انٹیلی جنس کے افسران عراق کی دفاعی تنصیبات کا کئی مرتبہ پوسٹ مارٹم کر چکے ہیں۔ اقوام متحدہ کی معائنہ ٹیم کے سربراہ اسکاٹ رِٹر کا کہنا تھا:

”امریکہ معائنے کا عمل جنگ کے جذبات کو برانگیختہ کرنے کے لئے استعمال کر رہا ہے“۔

بوسنیا، سرب سمجھوتہ

یوگوسلاویہ ٹوٹا تو بوسنیا نے یوگوسلاویہ سے علیحدگی و آزادی کا اعلان کیا جسے اقوام متحدہ اور اقوام عالم نے تسلیم کیا۔ بلکہ 22 مئی 1992ء کو ایک قرارداد کے تحت آزاد اور خودمختار ریاست کے طور پر اقوام متحدہ نے اسے سند عطا کی۔ اس کے باوجود سرب نوجوان (جو خود کو یوگوسلاویہ کا جانشین تصور کرتے ہیں) نے بوسنیا کے مسلمانوں کے خلاف جارحیت جاری رکھی۔ اعلان آزادی کرنے کے جرم میں بوسنیا کے بے گناہ مسلمانوں کے سروں پر تباہی کے بادل چھا گئے۔ اہل بوسنیا کو اجتماعی قبروں میں دفن کیا گیا اور بعد میں ان اجتماعی قبروں سے ہڈیاں، کپڑے اور جوتے نکال کر ان بدنصیبوں کے لواحقین سے کہا گیا کہ وہ آ کر اپنے پیاروں کی باقیات لے جائیں۔ ہزاروں مسلمانوں کے پیوند خاک ہو جانے کے بعد بوسنیا کی خانہ جنگی اور سنگین بحران کو ختم کرنے کی غرض سے عالمی برادری نے جولائی 1993ء میں متحارب فریقین کے درمیان ایک سمجھوتہ کرایا۔ اس سمجھوتے میں کہا گیا تھا:

(الف) بوسنیا کو مسلم، سرب اور کروش ریاستوں کو ایک ڈھیلی ڈھالی وحدت کی شکل دی جائے گی۔

(ب) سمجھوتے کے تحت مسلمانوں کو صرف 29 فیصد علاقہ ملے گا۔ حالانکہ ان کی آبادی کا تناسب 45 فیصد سے بھی زائد ہے اور باقی علاقہ سربوں اور کروشوں میں تقسیم کر دیا جائے گا جو بالفاظ دیگر سربوں کو ان کی دہشت گردی اور انسانیت سوز سنگین جرائم پر انعام دینے کے مترادف تھا۔

14 دسمبر 1995ء کو اس سلسلے میں معاہدہ امن پر دستخط ہوئے۔ یہ معاہدہ امریکہ کی ریاست اوہایو کے شہر ڈیٹن میں ہوا۔ اس لئے اس ڈیٹن کے معاہدہ امن کا نام دیا گیا۔ اس معاہدے کے موقع پر امریکی صدر ولیم بل کلنٹن، جرمنی کے چانسلر ہلمٹ کوہل، اسپین کے وزیر اعظم فلپ گونزالو اور روس کے وزیر اعظم بھی موجود تھے۔ معاہدے پر سربیا کے صدر سلوبودان میلاسووچ نے دستخط کئے۔ معاہدے میں 1993ء کے سمجھوتے کی شرائط کا اعادہ کیا گیا تھا جو سراسر بوسنیا کے مسلمانوں کو کمزور کرنے کی مترادف تھیں۔ چنانچہ بوسنیا کے صدر عزت بیگووچ نے مصالحت کاروں سے یہ ضمانت طلب کی کہ مجوزہ یونین (وحدت) ایک مکمل ریاست ہو گی کہ نہیں؟ کیونکہ بین الاقوامی مبصرین کی رائے یہ تھی کہ یہ سمجھوتہ مسلمانوں کے لئے ایک سنہری جال ہے اور اس کا مقصد بوسنیا کی اسلامی ریاست کو تباہ حال کر کے آہستہ آہستہ ختم کرنا معلوم ہوتا ہے۔

فلسطین، اسرائیل معاہدات

مسئلہ فلسطین پر کئی عرب اسرائیل جنگیں ہو چکی ہیں جو سب کی سب اسرائیل کے رقبے اور طاقت میں اضافے کا باعث بنیں۔ دوسری طرف اقوام متحدہ کی جنگ بندی کی قراردادوں کی موجودگی کے باوجود اسرائیل قبضہ ختم کرنے پر ہنوز راضی نہیں بلکہ تنازعے کو نئی سے نئی صورتحال میں ڈھالنے کے لئے اسرائیل اور اس کا سرپرست امریکہ نام نہاد امن معاہدوں پر معاہدے کرانے پر تلے ہوئے ہیں۔ قرائن و شواہد کے مطابق اقوام متحدہ کی قرارداد 242 اور 338 کو امریکہ اور اسرائیل نے کوئی وقعت نہیں دی، جس میں واضح طور پر کہا گیا تھا کہ 1967ء کی جنگ کے بعد اسرائیل نے جن علاقوں پر قبضہ کیا تھا، امن کی خاطر انہیں واپس کرے۔ ان دونوں قراردادوں کو قطعی فراموش کر دیا گیا ہے اور مسئلہ فلسطین کے سلسلے میں گزشتہ آٹھ نو سالوں سے معاہدوں پر معاہدے اور امن فارمولے پیش کئے جا رہے ہیں۔ ان میں سب سے پہلے اوسلو معاہدہ قابل ذکر ہے۔ 1993ء میں ناروے کے دارالحکومت اوسلو میں ہونے والے اس معاہدے پر فلسطین کی طرف سے یاسر عرفات اور اسرائیل کی طرف سے شمعون پیریز نے دستخط کئے۔ اس معاہدے میں فلسطین کو محدود خودمختاری دی گئی۔ لیکن اوسلو سمجھوتے کی شقوں میں مضمر چالاکی اور دغا بازی کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ اس کے مطابق جو مراعات اسرائیل نے فلسطین کو دی تھیں، انہیں اتنا مشکل اور پیچیدہ بنا دیا گیا اور اتنی شرائط اور پابندیاں عائد کر دی گئیں کہ نہ آزاد فلسطینی ریاست کا قیام ممکن ہو سکا، نہ مغربی کنارے سے یہودی بستیوں کا خاتمہ ہو سکا اور نہ ہی فلسطین کو اسرائیلی افواج سے پاک کیا جا سکا۔ بلکہ اس سمجھوتے کے بعد فلسطینیوں کی حالت پہلے سے بھی ابتر ہو گئی۔ اس سمجھوتے کے بعد یاسر عرفات اور شمعون پیریز کو امن کا نوبل انعام دیا گیا، جسے بین الاقوامی ذرائع ابلاغ نے 1938ء کے میونخ سمجھوتے کے مترادف چیمبرلین اور ہٹلر کو دیے گئے نوبل انعام کے مترادف قرار دیا۔ مغربی ذرائع ابلاغ کسے ہٹلر ثابت کرنا چاہ رہے تھے۔ یہ ایک مبہم بات ہے۔ بہر کیف جب یہ معاہدہ بھی ناکام ہو گیا تو امریکہ بہادر کی ایماء پر ایک نئے معاہدے کا جال بنا گیا جسے عرف عام میں معاہدہ غزہ جریکو یا معاہدۂ واشنگٹن کا نام دیا جاتا ہے۔ 13 ستمبر 1993ء کو تنظیم آزادی فلسطین اور اسرائیل نے ایک دوسرے کو تسلیم کرنے کے تاریخی معاہدۂ واشنگٹن پر باقاعدہ دستخط کیے۔ اس سلسلے میں ایک تقریب وائٹ ہاؤس کے سبزہ زار پر منعقد ہوئی جس میں پی ایل او کے چیئرمین یاسر عرفات، اسرائیل کے وزیر اعظم اسحاق رابن اور امریکہ کے صدر بل کلنٹن کے علاوہ سابق امریکی صدور جارج بش، جمی کارٹر، امریکہ اور روس سمیت مختلف ممالک کے وزرائے خارجہ اور سفارت کاروں سمیت تین ہزار مہمانوں نے شرکت کی۔ معاہدے پر اسرائیل کے وزیر خارجہ شمعون پیریز اور پی ایل او کی طرف سے محمود عباس نے دستخط کئے۔ امریکہ اور روس کے وزرائے خارجہ گواہوں کے طور پر

موجود تھے۔ معاہدے کے تحت پہلے کی طرح فلسطینیوں کو سبز باغ اور سہانے خواب دکھائے گئے کہ اسرائیل فلسطینیوں کو غزہ کی پٹی اور دریائے اردن کے مقبوضہ مغربی کنارے کے شہر اریحا (جریکو) میں محدود خود مختاری دینے کا پابند ہے۔ یقیناً یہ قدم فلسطینی ریاست کے قیام کی جانب ابتدائی پیش رفت تھا لیکن یہ معاہدہ بھی زبانی جمع خرچ تک محدود رہا اور عملی طور پر اس ضمن میں کوئی پیش رفت نہیں ہوسکی۔ اس کے بعد 28 ستمبر 1995ء کو وائٹ ہاؤس (امریکہ) میں ایک اور معاہدے پر دستخط ہوئے، جس کے تحت فلسطینیوں کو اردن کے مغربی کنارے کے بارے میں حق خودارادیت دیا گیا۔ اس سمجھوتے پر یاسر عرفات اور اسحاق رابن نے دستخط کیے۔ اس معاہدے کا اسرائیل کی سیاست پر یہ منفی اثر پڑا کہ اس معاہدے کے چند روز بعد اسرائیل کے وزیر اعظم کو 4 نومبر 1995ء کو ایک امن ریلی میں شرکت کرنے کے بعد گولی مار کر ہلاک کر دیا گیا۔ چنانچہ اسحاق رابن کے ساتھ ان کے وعدے بھی ایفا ہونے سے قبل اپنی موت آپ مر گئے۔

15 جولائی 1997ء کو ایک اور معاہدہ ہوا جسے ''معاہدہ الخلیل'' کا نام دیا جاتا ہے۔ اس معاہدے میں اسرائیل سے گزارشات اور فریادیں کی گئیں جو عملاً نافذ نہ ہو سکیں۔ پھر امریکہ بہادر کی طبیعت میں جوش آیا تو فلسطینیوں کی خاطر 23 اکتوبر 1998ء کو Why River سمجھوتا ہوا، جس کے لئے امریکہ کے صدر بل کلنٹن، یاسر عرفات اور اسرائیل کے وزیر اعظم نیتن یاہو نے میری لینڈ (امریکہ) میں ملاقات کی۔

اس معاہدے میں طے پایا:

(الف) اسرائیلی افواج فی الحال مغربی کنارے کے تیرہ فی صد علاقے سے انخلا کریں گی۔

(ب) فلسطینی اتھارٹی مسلح شدت پسندوں (جہادیوں) کے خلاف کارروائی کرے گی اور پی ایل او اپنے منشور سے اسرائیل کی تباہی کی شق حذف کرنے کا ایک مرتبہ پھر اعادہ کرے گی۔

(ج) فلسطینی اتھارٹی اسرائیل کے خلاف دہشت گردی اور جرائم کی روک تھام میں ہر ممکن مدد کرے گی۔

(د) فلسطین کی دہشت گرد جہادی تنظیموں کو غیر قانونی قرار دیا گیا۔

(ہ) فلسطینی اتھارٹی دہشت گردی کے خاتمے کیلئے غیر قانونی اسلحے پر پابندی لگائے گی۔ فلسطین کی طرف سے ایک باقاعدہ منظم منصوبے کے تحت ایسے تمام غیر قانونی ہتھیاروں کو جمع کیا جائے گا جو دہشت گردی کا باعث بنتے ہیں۔ اس ضمن میں امریکہ فلسطین کی مدد کرے گا۔

(و) فلسطینی اتھارٹی اپنی پولیس کی ایک مکمل فہرست اسرائیل کو فراہم کرے گی۔

(ز) اگر فلسطینی اتھارٹی ان تمام شرائط پر راضی ہونے کے ساتھ خوش اسلوبی سے عمل پیرا ہوتی ہے تو اسرائیل کی حکومت افواج کی واپسی اور نئی یہودی بستیاں آباد کرنے پر پابندی لگانے جیسے اقدام کرے گی۔

یہ وہ مقاصد تھے جو امریکی صدر کے ذہن کی اختراع تھے اور جس میں 27 مرتبہ لفظ ''دہشت گرد'' کو فلسطینی اتھارٹی اور فلسطینی مجاہدین سے منسوب کیا گیا تھا۔ اس معاہدے کے بعد امریکہ نے ایک اور معاہدہ 4 ستمبر 1999ء کو کروایا۔ گیارہ دفعات اور کئی ضمیموں پر مبنی اس معاہدے کو معاہدہ شرم الشیخ کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔ اس پر اسرائیل کے وزیر اعظم ایہود بارک اور فلسطینی اتھارٹی کے سربراہ یاسر عرفات نے دستخط کئے۔ گواہوں میں مصر کے صدر حسنی مبارک، اردن کے شاہ عبداللہ اور امریکی سیکرٹری آف اسٹیٹ میڈیلین البرائٹ شامل تھیں۔ لیکن افسوس، صد افسوس کہ 1998ء میں Why River کے معاہدے میں اسرائیلی فوج کی واپسی کا فیصلہ ہوا تھا اور 1999ء میں شرم الشیخ کے مذاکرات میں اس کی دوبارہ توثیق کی گئی تھی۔ لیکن ہنوز اسرائیلی فوج فلسطین میں دندناتی پھر رہی ہے۔ یکے بعد دیگرے ڈھکوسلوں پر مبنی معاہدے ہوئے مگر عمل درآمد کسی پر نہ ہوسکا۔ 5 نومبر 2000ء کو نیویارک ٹائمز نے اپنے اداریے میں لکھا تھا:

''فلسطین کی سرزمین اب منصوبوں کے کھنڈرات سے بھی ہوئی ہے، جس کی پیش بینی پر امن انضمام کی صورت کی گئی تھی''۔

دو سال قبل یروشلم کی ہربریٹ یونیورسٹی نے ایک سروے کروایا تھا جس میں 92 فی صد لوگوں نے مسئلہ فلسطین کے ضمن میں امن معاہدوں میں امریکہ کی ثالثی کو مسترد کر دیا تھا۔

قابل ذکر بات یہ ہے کہ تمام معاہدات میں ثالث کا کردار امریکہ بہادر نے ادا کیا اور دنیا جانتی ہے کہ امریکہ نے بزور قوت اپنے حکم سے فلسطینیوں کو کس حد تک جھکایا ہے۔ پی ایل او کے منشور سے اسرائیل کو نیست و نابود کرنے کی شق حذف کرائی گئی۔ اسرائیل سے امن معاہدے کی سب سے بڑی مخالف تنظیم حماس کے خلاف خود فلسطینی اتھارٹی کے زیر انتظام آپریشن کرایا گیا۔ اسرائیل کی انٹیلی جنس ''شن بیت''، موساد اور امریکی سی آئی اے اور فلسطینی انٹیلی جنس بیورو کے درمیان معلومات کے تبادلے کا معاہدہ کرایا گیا یاسر عرفات سب قبول کرتے رہے۔

افغانستان، امریکہ سمجھوتہ

اس ہزاریے کو سوغات میں ملنے والی جنگ جسے ''دہشت گردی کے خلاف جنگ'' کا خوب صورت نام دیا گیا، 11 ستمبر کے واقعہ کے بعد شروع ہوئی۔ افغانستان میں طالبان حکومت کا خاتمہ ہوا اور دسمبر 2001ء میں جرمنی کے دارالحکومت بون میں دس روزہ امن کانفرنس منعقد ہوئی۔ اس کانفرنس کی خوبی یہ تھی کہ تمام اتحادی اس میں شامل تھے مگر دوسرا فریق طالبان یا ان کی حکومت کا کوئی نمائندہ اس میں شریک نہیں تھا۔ کانفرنس کے اختتام پر جو اعلامیہ جاری ہوا اس کے مطابق:

(الف) طالبان اور القاعدہ کے تمام ملکی اور غیر ملکی اثاثے ضبط کر لئے گئے۔

(ب) اقوام متحدہ کے تمام رکن ممالک میں ان کے لئے پابندی لگادی گئی۔

(ج) انٹرپول کے ذریعے ان کے وارنٹ گرفتاری جاری کروائے گئے۔

(د) طالبان مخالف عناصر کی عبوری نگران حکومت قائم کی گئی جس میں کل 29 وزارتوں میں سے 16 وزارتیں شمالی اتحاد کو ملیں۔

(ہ) مکمل امن نہ ہونے تک اقوام متحدہ کی امن فوج کے نام پر امریکہ اور اس کے اتحادیوں کو افغانستان میں فوج رکھنے کی اجازت دی گئی۔

(و) امریکہ کو جنگی قیدی (دہشت گردوں/غیر قانونی جنگجوؤں) کو رکھنے کا اختیار ملا۔

درج بالا حقائق اس بات کی نشان دہی کرتے ہیں کہ دنیا تہذیب و تمدن کے حوالے سے اتنی ترقی کرنے کے باوجود آج بھی جنگل کے قانون کے تابع ہے یا تابع کر دی گئی ہے۔ خلاصہ کلام یہ ہے کہ قیام امن کی کوئی کوشش اس وقت تک کارآمد نہیں ہوسکتی جب تک کشیدگی اور تنازع کی بنیادی وجہ کا ازالہ کرنے کے ساتھ فریقین کے ساتھ مساوی رویہ نہ اپنایا جائے۔ دنیا جانتی ہے کہ تنازعات کو سنگین کی نوک، توپ کے گولے، مجروح نفس اور جانب دارانہ احکامات سے حل کرنے کی ہر کوشش ہمیشہ لاحاصل رہی ہے۔ اگر واقعی دنیا سے افراتفری کو جڑ سے اکھاڑ پھینکنا ہے تو پھر مظلوم، کمزور، مفتوح اور اقوام کے مسائل کو ترجیحی بنیادوں پر حل کرنا ہوگا اور غیر جانب دارانہ اور مساوی سلوک اور منصفانہ شرائط پر مبنی معاہدوں کے ذریعے قیام امن کی راہ تلاش کرنی ہوگی۔ دائمی امن قائم کرنے کے لئے باہمی تعلقات میں نیک نیتی، مثبت انداز فکر اور واضح طریقہ کار اپنانا ہوگا۔ کیونکہ اپنا اپنے پاس رکھ کر دوسرے کا حق چھین لینے کی خواہش ہی انسانیت کو تباہی کی طرف لے جاتی ہے۔

(بشکریہ جنگ سنڈے میگزین 14 جولائی 2002ء)

دعوت الی اللہ اور وقف جدید

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے وقف جدید کے مقاصد اور ان کے پورا ہونے کے سلسلہ میں سندھ کے ہندوؤں میں دعوت الی اللہ کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ

وقف جدید کے مقاصد اور ان کے پورا ہونے کے سلسلہ میں سندھ کے ہندوؤں میں دعوت الی اللہ کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ:-

''شروع کے چند سالوں میں ہمیں کوشش کے باوجود پھل نہیں ملا ان علاقوں میں کئی مسائل تھے جن سے نبٹنا ہمارے بس کی بات نہیں تھی...... ان کے خصوصی حالات کی وجہ سے عیسائی ان کو اپنا شکار سمجھتے تھے چنانچہ انہوں نے وقف جدید کے کام شروع کرنے سے قبل وہاں عیسائیت کا جال پھیلا دیا تھا۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے معلمین وقف جدید کی کوششوں سے حیرت انگیز فضل فرمایا اور عیسائیوں کے کلیۃً وہاں سے پاؤں اکھڑ گئے۔ متعدد دیہات میں اللہ تعالیٰ کے فضل دین حق قائم ہوگیا۔''

(خطبہ جمعہ فرمودہ 27 دسمبر 1985ء)

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے ہندوستان میں وقف جدید کی خدمات کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ:-

''ہندوستان میں وقف جدید قائم ہے اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہت اچھا کام کر رہی ہے۔ حیدر آباد کے اردگرد اور پنجاب میں قادیان کے مضافات میں جو بیسیوں نئی جماعتیں قائم ہوئی ہیں وہاں زیادہ تر خدمت کی توفیق وقف جدید کو مل رہی ہے۔''

(خطبہ جمعہ فرمودہ 27 دسمبر 1985ء)

(ناظم ارشاد وقف جدید ربوہ)

بقیہ صفحہ 4

دل خدا تعالیٰ کی بارگاہ میں تشکر و امتنان کے جذبات سے لبریز ہو کر جھک جاتا ہے۔ اور میں سمجھتا ہوں۔ کہ خدا تعالیٰ نے مجھے عجیب رنگ میں دعا کرنے کی توفیق بخشی اور پھر ان ہر قسم کی دعاؤں کو جو ملے جلے رنگ میں کی گئیں شرف قبولیت بخشا۔

(سیرت حضرت مولانا شیر علی صاحب صفحہ 243)

☆ مکرم ماسٹر ابراہیم صاحب بھامبڑی تحریر کرتے ہیں کہ ایک دفعہ بیت مبارک میں ظہر کی نماز کے بعد مجھے خیال آیا کہ دیکھوں حضرت مولوی صاحب نماز کے بعد کیا کرتے ہیں۔ چنانچہ میں سنتوں سے فارغ ہو کر اسی انتظار میں بیٹھا رہا۔ حضرت مولوی صاحب نے پہلے تو نہایت سکون و اطمینان سے سنتیں ادا فرمائیں۔ پھر اس کے بعد دو نفل پڑھے۔ اور بیت مبارک کی اندرونی سیڑھیوں سے اتر کر گھر تشریف لے جانے لگے۔ حضرت مولوی صاحب ابھی دو چار سیڑھیاں ہی اترے ہوں گے کہ یکدم میرے دل میں خیال آیا کہ اب حضرت مولوی صاحب کا سیڑھیوں سے اترنے کا طریق بھی دیکھنا چاہئے۔ چنانچہ میں آپ کے پیچھے ہولیا۔ آپ دو سیڑھیاں اترتے اور دیوار کے ساتھ ہاتھ کا سہارا لے کر تھوڑی دیر تک نہایت الحاح و رقت کے ساتھ استغفراللّٰہ ربی (۔) کئی مرتبہ پڑھتے پھر دو سیڑھیاں اترتے اور نہایت خشوع و خضوع سے ان دعائیہ کلمات کا ورد فرماتے۔ چنانچہ اسی عالم میں آپ نے وہ تمام سیڑھیاں طے کیں۔

(سیرت حضرت مولانا شیر علی صاحب ص 237-238)

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

نکاح

☆ حافظ راحت احمد چیمہ صاحب ابن مکرم بشارت احمد چیمہ کارکن مال آمد صدر انجمن احمدیہ ربوہ کا نکاح مکرمہ عائشہ جمیل صاحبہ بنت مکرم چوہدری جمیل حیدر ضیاء صاحب دھاریوال آف چک نمبر 43 جنوبی ضلع سرگودھا حال ٹورانٹو کینیڈا کے ساتھ بعوض پانچ ہزار کینیڈین ڈالرز بعد نماز عصر بیت المبارک ربوہ میں مکرم چوہدری مبارک مصلح الدین احمد صاحب وکیل التعلیم تحریک جدید ربوہ نے مورخہ 7 ستمبر 2003ء پڑھا۔ حافظ راحت احمد صاحب چیمہ مکرم ماسٹر غلام احمد صاحب چیمہ مرحوم سابق صدر جماعت احمدیہ چک نمبر 88 شمالی ضلع سرگودھا کے پوتے ہیں اور مکرمہ عائشہ جمیل صاحبہ مکرم چوہدری غلام حیدر صاحب دھاریوال مرحوم رفیق حضرت مسیح موعود کی نسل سے ہے۔ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ ہر لحاظ سے جانبین کے لئے خیر و برکت کا باعث بنائے۔

سانحہ ارتحال

مکرم حفیظ الدین صاحب ایڈووکیٹ سیکرٹری امور عامہ ساہیوال لکھتے ہیں میرے چھوٹے بھائی مکرم فیاض الدین جہانگیر صاحب ایڈیشنل سیکرٹری مال جماعت احمدیہ ساہیوال کے منجھلے بیٹے حماد جہانگیر سائق خدام الاحمدیہ ساہیوال بعمر 16 سال 6 ماہ بقضائے الٰہی حرکت قلب بند ہو جانے کی وجہ سے مورخہ 21 ستمبر 2003ء وفات پا گئے۔ عزیز نیک صالح اور فرمانبردار نوجوان تھے۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات بلند کرے۔ اس کے والدین، لواحقین اور بہن بھائیوں کا حافظ و ناصر ہو اور صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

ولادت

اللہ تعالیٰ نے مکرمہ خالدہ نجیب صاحبہ زوجہ مکرم مرزا منیر احمد ناصر صاحب مربی سلسلہ ٹکی نو ضلع جھنگ کو مورخہ 11 اکتوبر 2003ء کو بیٹی سے نوازا ہے۔ بچی کا نام حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے "ناعمہ ناصر" عطا فرمایا تھا۔ اور وقف نو میں شامل ہے۔ نومولودہ مکرم مبارک احمد نجیب صاحب مربی سلسلہ نظارت اشاعت کی نواسی اور مکرم مرزا محمد شفیع صاحب ساکن خانقاہ ڈوگراں ضلع شیخوپورہ کی پوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ بچی کو والدین کیلئے قرۃ العین اور خادمہ دین بنائے۔ آمین

اپرنٹس نرسز کی آسامیاں

فضل عمر ہسپتال میں نرسنگ کی تربیت کیلئے درخواستیں مطلوب ہیں۔ اس کے لئے کم از کم تعلیمی معیار میٹرک سائنس کے ساتھ 45% مارکس مقرر کیا گیا ہے۔ طلباء و طالبات کیلئے عمر کی حد 15 سے 20 سال ہے۔ غیر شادی شدہ ہونا ضروری ہے۔ نرسنگ کورس تین سال پر محیط ہوگا۔ ان شرائط پر پورا اترنے والے طلباء و طالبات کا انگریزی میں ٹیسٹ ہوگا۔ کامیابی کی صورت میں زبانی انٹرویو ہوگا۔ سال اول کو مبلغ -/750 روپے وظیفہ ماہوار ملے گا۔ کامیابی کے بعد سال دوم اور سوم کو ماہوار وظیفہ -/1500 روپے ملے گا۔ درخواستیں بنام ایڈمنسٹریٹر صاحب، صدر صاحب محلہ/امیر جماعت کی تصدیق کے ساتھ بمعہ فوٹو کاپی میٹرک کی سند شناختی کارڈ/ب فارم مورخہ 20۔ اکتوبر 2003ء تک پہنچ جانی چاہئیں۔

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

درخواست دعا

مکرم عبدالرؤف صاحب رؤف بک ڈپو کی بیٹی عافیہ رؤف عمر 12 سال طالبہ حفظ قرآن عائشہ دینیات اکیڈمی میں گر جانے کی وجہ سے بازو کی ہڈی دو جگہ سے فریکچر ہوگئی۔ خدا تعالیٰ بچی کو جلد کامل شفا عطا فرمائے۔

مکرم شبیر احمد صاحب دارالرحمت شرقی ب کی چچی مجیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ چوہدری شریف احمد صاحب کلو پنشنر صدر انجمن احمدیہ ربوہ کا دل کا بائی پاس آپریشن مورخہ 22۔ اکتوبر کینیڈا میں ہو رہا ہے۔ نیز ان کے چچا مکرم چوہدری حمید احمد صاحب کلو سابق پروفیسر ٹی آئی کالج ربوہ کے دل کا بائی پاس آپریشن پچھلے ماہ جرمنی میں ہوگیا ہے مگر کمزوری بہت زیادہ ہے۔ ہر دو مریضوں کی شفایابی کیلئے درخواست دعا ہے۔

☆ مکرم شفیق احمد قمر صاحب کارکن وکالت مال ثالث کے ماموں مکرم عبدالستار صاحب مصطفےٰ آباد فیصل آباد کا دو ہفتے قبل پتے کا آپریشن ہوا تھا۔ لیکن ابھی تک افاقہ نہیں ہوا۔ شفایابی کے لئے درخواست دعا ہے۔

نیلامی ملبہ کوارٹرز

احاطہ قصر خلافت میں 5 عدد کوارٹرز کا ملبہ بذریعہ نیلامی مورخہ 27۔ اکتوبر 2003ء بوقت نو بجے فروخت کیا جائے گا۔ رقم نقد موقعہ پر وصول کی جائے گی دلچسپی رکھنے والے دوست استفادہ فرماویں۔

(ناظم جائیداد صدر انجمن احمدیہ)

عالمی خبریں

عالمی ذرائع ابلاغ سے

چین کا پہلا انسان بردار مشن خلا میں پہنچ گیا

چین امریکہ اور روس کے بعد دنیا کا تیسرا بڑا ملک بن گیا ہے جس نے انسان بردار خلائی مشن روانہ کیا ہے۔ خلائی جہاز میں 38 سالہ خلا باز یانگ لیوی سوار ہے۔ لانگ مارچ ٹو ایف راکٹ، صحرائے گوبی کے لانچ پیڈ سے اڑا۔ مشن زمین کے گرد 14 چکر لگا کر 21 گھنٹوں بعد واپس اتر جائے گا۔

امریکہ نے اسرائیل کے خلاف قرارداد ویٹو کر دی

امریکہ نے سلامتی کونسل میں عرب ممالک کی اس قرارداد کو ویٹو کر دیا ہے جس میں حفاظتی باڑ تعمیر کرنے پر اسرائیل کی مذمت کی گئی تھی۔ امریکہ نے قرارداد ویٹو کر کے ایک متبادل مسودہ پیش کیا جس میں مشرق وسطیٰ کے فریقین سے کہا گیا ہے کہ وہ دہشت گرد گروپوں کو ختم کریں۔ قرارداد کی ووٹنگ میں برطانیہ، جرمنی، سپین اور کیمرون نے حصہ نہیں لیا 10 ارکان نے قرارداد کی حمایت کی۔ اسرائیل نے امریکہ کے فیصلہ پر اطمینان کا اظہار کیا ہے جبکہ یاسر عرفات نے کہا ہے کہ امریکہ نے غیر منصفانہ فیصلہ کیا۔ امریکہ نے قرارداد پر اعتراض لگایا کہ یہ قرارداد غیر متوازن ہے اس میں خطے میں امن و استحکام پر زور نہیں دیا گیا اور فلسطینی دہشت گرد گروپوں حماس، اسلامک جہاد اور دیگر گروپوں اور خودکش حملوں کی بھی مذمت کی جائے۔

سیکیورٹی کونسل کی مستقل رکنیت کیلئے بھارت کی حمایت کریں گے فرانس

فرانس کے صدر ژاک شیراک نے کہا ہے کہ سیکیورٹی کونسل کی مستقل رکنیت کے لئے فرانس بھارت کی بھرپور حمایت کرے گا۔ انہوں نے کہا کہ بھارت دنیا کا سب سے بڑا جمہوری ملک ہے۔ اور بین الاقوامی برادری میں اس کا ایک کردار ہے جسے نظرانداز نہیں کیا جاسکتا۔

عراق میں نیا دینار جاری

عراقی بینکوں نے سابق صدر صدام حسین کی تصویر والے نوٹوں کی بجائے نیا دینار شروع کر دیا ہے۔ بینکوں نے عراقی عوام سے کہا ہے کہ وہ آئندہ سال جنوری تک اپنے پرانے نوٹ دے کر نئے نوٹ حاصل کر لیں۔ نئے نوٹوں کے اجرا سے گزشتہ نوٹ ختم ہو جائیں گے۔

ترک فوج عراق میں ایک سال کیلئے جائیگی

ترکی کے وزیر خارجہ عبداللہ گل نے کہا ہے کہ عراق میں ترکی کی فوج ایک سال کیلئے جائے گی ہم عراق میں قابض فوج کا حصہ نہیں بنیں گے اور نہ ہی وہاں حکومت کریں گے۔ ہمارا ٹائم ٹیبل مقرر ہوگا اسلامی ممالک ہمارے اقدام پر تنقید نہ کریں۔

ایران کے ایٹمی پروگرام پر تشویش ہے

برطانیہ برطانوی وزیر خارجہ جیک سٹرا نے کہا ہے کہ ہمیں ایران کے ایٹمی پروگرام پر تشویش ہے اور ہم نے اپنی تشویش سے تہران کو آگاہ کر دیا ہے۔ ایران کے خلاف طاقت کے استعمال کو مسترد نہیں کیا جاسکتا حتمی فیصلہ 7 نومبر کے بعد ہوگا۔

مصر نے اسرائیلی الزام مسترد کر دیا

مصر نے اسرائیل کے ان الزامات کو مسترد کر دیا ہے کہ وہ فلسطینی گروپوں کو اسلحہ فراہم کر رہا ہے۔

غزہ میں امریکی سفارتکاروں کی کار بم سے اڑا دی گئی

فلسطین کے علاقے غزہ میں امریکی سفارتی قافلے میں شامل ایک کار کو بم دھماکے سے اڑا دیا گیا ہے جس سے 4 امریکی ہلاک اور ایک زخمی ہوا۔ تفصیلات کے مطابق امریکی ثقافتی اتاشی گاڑیوں کے ایک قافلے میں فلسطین کی وزارت تعلیم کے دفتر جا رہے تھے کہ گیس سٹیشن کے قریب پہنچتے ہی ایک نجی امریکی سیکیورٹی کمپنی کی کار کو ریموٹ کنٹرول بم سے اڑا دیا گیا۔ دھماکے کے بعد غزہ کی تمام سڑکیں سیل کر دی گئیں۔ یاسر عرفات نے اس حملے کی شدید مذمت کی ہے اور اس امکان کا اظہار کیا ہے کہ یہ دھماکہ اسرائیلی بارودی سرنگ پھٹنے سے ہوا ہے۔ حریت گروپس نے اس واقعہ سے لاتعلقی کا اظہار کیا ہے۔ اس واقعہ کے بعد امریکہ نے اپنے شہریوں کو غزہ سے نکلنے کا حکم دے دیا ہے۔

برطانوی ویزا پالیسی میں سختی

برطانیہ نے اپنے ویزا پالیسی میں سختی کر دی ہے اور ایسے مسافر جو مختصر طور پر برطانیہ قیام کرتے ہیں ان کو ٹرانزٹ ویزا کا پابند کر دیا گیا ہے۔ برطانوی وزارت خارجہ کے مطابق اس سے بعض لوگ ناجائز فائدہ اٹھا کر برطانیہ میں سیاسی پناہ حاصل کرتے تھے۔ پاکستان، بھارت، بنگلہ دیش، انگولا، کیمرون اور لبنان کے شہریوں کیلئے ٹرانزٹ ویزا لازمی قرار دے دیا گیا ہے۔

عراق سے فوج کی واپسی کا ٹائم ٹیبل

امریکی صدر بش نے کہا ہے کہ عراق سے فوج کی واپسی کا ٹائم ٹیبل نہیں دے سکتے۔ آئین اور انتخابات کی بنیاد پر عدلیہ اور پرامن عراق کا مقصد پالیں گے تو یہاں سے نکلنے میں دیر نہیں کریں گے۔ صدام حسین دنیا کیلئے خطرہ بنتے جا رہے تھے ہم نے درست وقت پر درست فیصلہ کیا۔ تنقید کی کوئی پرواہ نہیں۔

امریکی فوجی نفسیاتی مریض

عراق میں امریکی فوجی نفسیاتی مریض ہو کر خودکشیاں کر رہے ہیں۔ امریکہ نے عراق میں اپنے فوجیوں کی بڑھتی ہوئی خودکشیوں کی وجہ جاننے کیلئے ماہرین نفسیات کی ٹیم عراق بھجوا دی ہے اب تک 14 امریکی فوجی خود کو ہلاک کر چکے ہیں اور 12 امریکی فوجیوں کی موت مشکوک حالات میں ہوئی ہے جو خودکشی ہو سکتی ہے۔

آنکھوں کا عطیہ نہ صرف خود پیش کریں بلکہ گرد و نواح کے احمدی افراد کو بھی تحریک کریں

ملکی خبریں

ملکی ذرائع ابلاغ سے

ربوہ میں طلوع وغروب

جمعہ	17۔اکتوبر	زوال آفتاب	11-54
جمعہ	17۔اکتوبر	غروب آفتاب	5-37
ہفتہ	18۔اکتوبر	طلوع فجر	4-50
ہفتہ	18۔اکتوبر	طلوع آفتاب	6-11

مسلم دنیا عسکریت وانتہا پسندی سے نجات حاصل کرے صدر جنرل مشرف نے اسلامی ملکوں کی تنظیم (او آئی سی) پر زور دیا ہے کہ وہ پبلک اور پرائیویٹ سیکٹر کے اشتراک سے 9 ماہ میں اقتصادی ترقی کا لائحہ عمل طے کرکے ایک سال بعد اسلامی ملکوں کی خصوصی پرائیویٹ اور پبلک اقتصادی سربراہی کانفرنس منعقد کرے۔ وہ ایشیائی سٹرٹیجی اور لیڈر شپ انسٹی ٹیوٹ کے تحت ہونے والے بزنس فورم سے خطاب کر رہے تھے۔ انہوں نے اسلامی ملکوں کے اشتراک کے لئے مخصوص شعبوں، انرجی، ایگری بزنس فنانشل سروسز، انفارمیشن ٹیکنالوجی اور ٹیلی کمیونیکیشن کی نشاندہی کی۔ جن میں باہمی تعاون سے ترقی یافتہ غیر مسلم ممالک کا مقابلہ کیا جاسکتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ مسلمان حکمران عوام کی توقعات پر پورا نہیں اترے ناامیدی محرومی اور بے بسی کے احساسات نفرت اور انتہا وعسکریت پسندی کو جنم دے رہے ہیں۔ مسلم دنیا عسکریت وانتہا پسندی سے نجات حاصل کرے۔

نام بدل کر کام کرنے والی کالعدم تنظیموں میں ملوث افراد کے خلاف کارروائی وفاقی کابینہ نے نام بدل کر کام کرنے والی کالعدم تنظیموں اور فرقہ واریت میں ملوث 1140۔افراد کے خلاف کارروائی کا فیصلہ کیا ہے۔ کابینہ کا اجلاس وزیر اعظم ظفر اللہ جمالی کی زیر صدارت ہوا جس میں صوبوں کو ہدایت کی گئی کہ فرقہ واریت میں ملوث کالعدم تنظیموں کے 1140۔افراد سے سختی سے نمٹا جائے۔ اجلاس میں فیصلہ کیا گیا کہ صوبائی دارالحکومتوں میں داخلے اور باہر جانے کے راستوں پر چیکنگ کا نیا نظام لایا جا رہا ہے جس سے پتہ چل سکے گا کہ کون سی گاڑیاں آ رہی ہیں اور کون سی جا رہی ہیں۔

تیل کی قیمتوں میں اضافہ حکومت کی قائم کردہ آئل ایڈوائزری کمیٹی نے پٹرولیم مصنوعات کی قیمتوں میں اضافہ کر دیا جس کے مطابق پٹرول کی قیمتیں 30.73 روپے سے بڑھا کر 32.03 روپے فی لیٹر (اضافہ 1.30 روپے) ہائی آکٹین 35.29 روپے سے بڑھا کر 35.88 (اضافہ 0.59 روپے) مٹی کا تیل 19.52 روپے سے بڑھا کر 20.54 روپے (اضافہ 1.02 روپے) لائیٹ ڈیزل 16.45 روپے سے بڑھا کر 17.34 روپے (اضافہ 0.89 روپے) کر دیا گیا ہے۔ ایڈوائزری کمیٹی نے بتایا ہے کہ قیمتوں میں ردوبدل عالمی مارکیٹ میں قیمتیں بڑھنے کے باعث کیا گیا ہے۔

رمضان المبارک میں آٹے کا تھیلا 160 روپے میں ملے گا حکومت پنجاب نے رمضان المبارک کے دوران عوام کو سستا آٹا فراہم کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ حکومت دس کروڑ پچاس لاکھ روپے کی سبسڈی دے گی۔ اس طرح 20 کلوگرام کے ہر تھیلے پر 35 روپے سبسڈی دی جائے گی۔ جس کے نتیجے میں قیمت 160 روپے فی تھیلا ہوگی۔ یہ فیصلہ وزیر اعلیٰ پنجاب کے اراکین میں قیصر امین بٹ، جواد کامران، وسیم اختر اور لبنیٰ ملک شامل ہیں۔ الیکشن کمیشن آف پاکستان نے کہا گوشوارے جمع کرانے تک یہ اراکین اسمبلی کام نہیں کرسکیں گے۔

حکومت کے خلاف اپوزیشن کی چارج شیٹ پنجاب اسمبلی میں اپوزیشن نے حکومت کی ایک سالہ پرفارمنس کے خلاف چارج شیٹ جاری کردی ہے۔ اور الزام عائد کیا ہے کہ یہ سال سیاسی، اخلاقی، قانونی اور آئینی لحاظ سے حکومت کی بے بسی کا سال نظر آیا اور حکومت امن وامان سمیت ہر شعبے میں ناکام رہی۔ پنجاب میں گزشتہ سال کے دوران ساڑھے چار ہزار قتل، 1077 ڈاکے اور 5535 اغواء برائے تاوان ہوئے۔ جرائم کے لحاظ سے لاہور پہلے اور گجرات دوسرے نمبر پر رہا۔

وفاقی کابینہ کے بعض فیصلے وفاقی وزیر اطلاعات نے کہا ہے کہ حکومت نے دہشت گردی کی روک تھام اور ملک میں امن وامان کی صورتحال بہتر بنانے کیلئے چاروں صوبوں کو ہدایت جاری کر دی ہیں۔ پولیس آرڈیننس 2002ء پر فوری طور پر عملدرآمد کرنے کو کہا گیا ہے۔ شیڈیول میں چھ اختلافات کو ختم کرنے کیلئے صوبوں اور این آر بی کو مل بیٹھ کر اسے حتمی شکل دینے کی بھی ہدایت کی گئی ہے۔ وفاقی کابینہ نے اراکین پارلیمنٹ کی تنخواہوں میں اضافے کا بھی فیصلہ کیا ہے۔ وفاقی کابینہ کے فیصلوں سے آگاہ کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ ریلوے کی زمینوں کے بارے میں بھی فیصلہ کیا گیا ہے کہ جہاں پر اختلافات ہونگے وہاں مرکز کو 65 فیصد اور صوبوں کو 35 فیصد کے حساب سے ادائیگی کی جائے گی۔ پاک فوج عراق بھیجنے سے پہلے پارلیمنٹ سے منظوری لی جائے گی۔

دنیا کا سب سے وزنی اور بڑا تالا۔ دنیا کے سب سے بڑے اور سب سے وزنی تالے کو گوجرانوالہ میں تیار کیا گیا ہے۔ اس کو بنانے والے اس تالے کو گنز بک آف ورلڈ ریکارڈ میں درج کروانا چاہتے ہیں۔ یہ تالا جو کہ فولاد سے بنایا گیا ہے اس کا وزن 2003 کلوگرام ہے اس کی چابی کا وزن 120 کلو گرام ہے۔ یہ 11.6 فٹ بلند اور چار فٹ نو انچ چوڑا ہے۔ اس کو بنانے میں چار ماہ کا عرصہ لگا اور اس پر 2 لاکھ 80 ہزار روپے خرچ آیا ہے۔

بقیہ صفحہ 1

تحریک جدید کے میدان میں مالی قربانی کو جاری کر کے تا قیامت زندہ رکھنے کی درخواست ہے۔ دونوں صورتوں میں دفتر ہذا کو مکمل معلومات سے مطلع فرمائیں تا کہ ان کے کمپیوٹرائزڈ کھاتہ نمبر ایشو کئے جاسکیں۔ جس کے مطابق آئندہ ادائیگی کی جائے۔

وہ سعادت منداحباب جو 1934ء تا اکتوبر 1944ء سے تحریک جدید میں مالی قربانی کر رہے ہیں وہ دفتر اول کے مجاہدین کی صف میں شامل ہیں۔

(مرسلہ ایڈیشنل وکیل المال اول تحریک جدید)

اعلیٰ مردانہ وزنانہ ریشمی وفینسی ملبوسات کیلئے
اقصیٰ فیبرکس
سستے اور معیاری برقعوں کے لئے
اقصیٰ برقعہ ہاؤس
اور اب یکم نومبر سے اعلیٰ زنانہ ریڈی میڈ گارمنٹس کیلئے
نیا دور ٹاپ فیشنز نیا انداز
پروپرائٹر: محمد احمد طاہر کاہلوں اقصیٰ مارکیٹ ربوہ

لاہور
افضل اسٹیٹ اینڈ بلڈرز
لاہور میں واقع واپڈا ٹاؤن۔ ویلنشیا۔ این ایف سی UET (انجینئرنگ یونیورسٹی) پی آئی اے، آئی ای پی ٹاؤن نشیمن اقبال۔ آرکیٹیکٹ اور دیگر سوسائٹیوں میں پلاٹس کی خرید وفروخت اور تعمیر کیلئے رابطہ کریں۔
042-5183822-0333-4325122

CHILDREN BROUGHT UP THROUGH HOMOEOPATHIC TREATMENT ARE HEALTHY
INTELLIGENT AND STRONG
DR. MANSOOR AHMAD
D.583.FAISAL TOWN
LAHORE, PH:5161204

خالص سونے کے زیورات کا مرکز
افضل جیولرز
چوک یادگار حضرت اماں جان ربوہ
میاں غلام مرتضیٰ محمود ☎ دکان 213649 رہائش 211649

العطاء جیولرز
DT-145-C کری روڈ
ٹرانسفارمر چوک راولپنڈی
پروپرائیٹر۔ طاہر محمود ☎ 4844986

زرمبادلہ کمانے کا بہترین ذریعہ کاروباری سیاحتی، بیرون ملک مقیم احمدی بھائیوں کیلئے ہاتھ کے بنے ہوئے قالین ساتھ لے جائیں
[redacted] اصفہان، قمر کاربودی مکمل ڈائز۔ کوکشن افغانی وغیرہ
احمد مقبول کارپٹس
مقبول احمد خان آف شکرگڑھ
12۔ ٹیگور پارک نکلسن روڈ لاہور عقب شوبرا ہوٹل ☎
042-6306163-6368130Fax:042-6368134
E-mail:muaazkhan786@hotmail.com

اتحاد برنر فیکٹری اینڈ اتحاد لائٹ ہاؤس
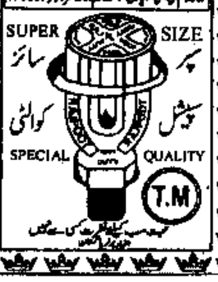

اتحاد لائٹ ہاؤس
جیا موسیٰ بس سٹاپ شیخوپورہ روڈ
لاہور فون: 7921469
اتحاد برنر فیکٹری
حق باہو روڈ گلشن سٹریٹ شاہدرہ
ٹاؤن لاہور فون: 7932237

روزنامہ الفضل رجسٹرڈ نمبر سی پی ایل 29